زینب پکاری بھائی کا صدمہ جگر میں ہے

زینب پکاری بھائی کا صدمہ جگر میں ہے
خنجر تلے حسین کا چہرہ نظر میں ہے
آنکھوں سے میں نے دیکھا ہے سینے پہ شمر کو
دل چیر دے وہ لمحہ میری چشمِ تر میں ہے
پانی ہی مانگا تھا میرے معصوم کے لیئے
بچّے کو مار ڈالا وہ سویا قبر میں ہے
بیٹا بُلائے باپ کو اور یہ نظارہ ہو
نوکِ سناں چُبھی ہوئی قلبِ پسر میں ہے
دریا سے آ لِسانِ اُداسی میں کہہ دیا
عباس کا اَلم میری ٹوٹی کمر میں ہے
دہلیز پہ ہی رہنے دو مجھ کو نہ کچھ کہو
یاد اب میرے حسین کی اے لوگو گھر میں ہے

فرماتی تھی خبر کوئی بابا علی کو دے
بے پردہ آلِ فاطمہ مشکل سفر میں ہے
سیف الھدی کے قلب میں زینب کا درد ہے
نوح و عویل شاہ کے شام و سحر میں ہے
بھرِ غمِ حسین مفضل کی ہو بقاء
جنکے سبب جمالی عزاء بام و دَر میں ہے

*****